مرزائیت زندہ کیوں ہے؟!

محمد طاہر عبدالرزاق

انتساب :- ساجدا عوان کے نام

مرزائیت زندہ کیوں ہے؟

ایک دوست نے بڑے دلسوز لہجے میں مجھ سے سوال کیا۔

"طاہر صاحب! قادیانیت ابھی تک زندہ کیوں ہے؟"

میں نے کہا، جناب ہم جس معاشرے میں رہتے ہیں، اس میں ہر شخص عاشق رسولؐ کہلاتا ہے۔ عشق رسولؐ کے گیت گاتا ہے۔ محبت رسولؐ کے نغمے الاپتا ہے۔ حرمت رسولؐ پر قربان ہو جانے اور مٹ جانے کا اعلان کرتا ہے۔ لیکن ہمارا یہ عشق، عشق رسول کی رسوائی ہے۔ عشق کے ماتھے پر سیاہ دھبہ ہے۔ سچے عاشقان رسول کی دلسوزی ہے! اگر ہم عاشق رسول ہوتے تو آج گستاخان رسول قادیانی ہمارے گلی محلے میں کس طرح زندہ رہتے؟ اگر ہم عاشق رسولؐ ہوتے تو پیارے آقا جناب محمد عربی ﷺ کی نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والے قادیانی گروہ کا دنیا میں وجود نہ ہوتا۔

پیارے بھائی! جب ہم فکر کے بلند مینارے پر بیٹھ کر اپنے معاشرے پر ایک عمیق نظر ڈالتے ہیں..... تو ہمیں ایسے روح فرسا مناظر نظر آتے ہیں۔ جنہیں دیکھ کر آنکھیں سوختہ اور دل کباب ہوتا ہے۔ میں نے کہا کہ ذرا ان نام نہاد عاشقوں کو توجہ سے دیکھا!

- ......○ محمد عاشق ___ مرزائی کے ساتھ بیٹھا کھانا کھا رہا ہے۔
- ......○ فدا محمد ___ مرزائی کے بیٹے کی شادی پر تحائف لیے خراماں چلا جا رہا ہے۔
- ......○ محبوب احمد ___ مرزائی کے بیٹے کو ٹیوشن پڑھا رہا ہے۔
- ......○ غلام مصطفےٰ ___ مرزائی کے ساتھ موٹر سائیکل پر بیٹھا دفتر جا رہا ہے۔
- ......○ محمد حسین ___ اپنے پرنٹنگ پریس میں مرزائیوں کا کفریہ اور ارتدادی لٹریچر چھاپ رہا ہے۔

○...... قربان محمد ___ اپنے بیٹے کو مرزائیوں کے سکول میں داخل کرانے جا رہا ہے۔

○...... سرشار احمد ___ مرزائی کو اُدھار پیسے دے رہا ہے۔

○...... فقیر محمد ___ بغلگیر ہو کر مرزائی سے عید مل رہا ہے۔

○...... ضیاءالمصطفےٰ ___ مرزائی کے ساتھ کرکٹ کھیل رہا ہے۔

○...... غلام سرور ___ قادیانیوں کے مشروب ساز ادارے "شیزان" کی ایجنسی چلا رہا ہے۔

○...... غلام رسول ___ مرزائی مریض کا علاج کر رہا ہے۔

○...... شفاعت مصطفےٰ ___ بڑے سکون سے شیزان کی بوتل پی رہا ہے۔

○...... حبیب احمد ___ قادیانی مریض کی عیادت کے لیے ہسپتال جا رہا ہے۔

○...... دوست محمد ___ عدالت میں قادیانی ملزم کی وکالت کر رہا ہے۔

○...... جان محمد ___ مرزائی کے ولیمے میں مرغ قورمہ اُڑا رہا ہے۔

○...... گل احمد ___ مرزائی کے کھیت میں ہل چلا رہا ہے۔

○...... محمد دین ___ مرزائیوں کا عبادت خانہ تعمیر کر رہا ہے۔

○...... فیض رسول ___ مرزائی کی سالگرہ پر دانت نکالتا کیک کا تحفہ لیے جا رہا ہے۔

○...... محمد احمد ___ مرزائی کی دوکان سے سودا سلف خریدنے کے بعد مرزائی کو شکریہ کے ساتھ نوٹ دے رہا ہے۔

○...... محمد عزل ___ نے مرزائی کے گھر کی تعمیر کا ٹھیکہ لیا ہے۔

○...... چراغ محمد ___ مرزائی کے گھر بیٹا پیدا ہونے پر خوشی سے لڈو کھا رہا ہے۔

○...... نثار محمد ___ نے اپنے مکان کا نچلا حصہ مرزائی کو کرائے پر دیا ہوا ہے۔

○...... محمد اسلام ___ مرزائیوں کی کفریہ اور اسلام دشمن کتاب کی کتابت کر رہا ہے۔

○...... غلام نبی ___ مرزائیوں کی غلیظ کتابوں کی جلد بندی کر رہا ہے۔

○...... حسین احمد ___ قادیانی رسائل اور رسوائے زمانہ قادیانی اخبار "الفضل" بیچ رہا ہے۔

○...... ضیاالدین اور مرزائی نے مل کر پولٹری کا بزنس شروع کیا ہے۔

یہی وہ لوگ ہیں جن کے ذمہ تاج و تخت ختم نبوت کی رکھوالی ہے۔ جن کے ذمہ ناموسِ رسالت کی پاسبانی ہے۔ جنہوں نے حرمت دین کی حفاظت کرنی ہے، لیکن یہ پاسبان یہ نگہبان، چوروں اور ڈاکوؤں سے دوستیاں اور یارانے ڈالے ہوئے ہیں۔ جب پہرے دار

سو جائے تو سور فصل برباد کر دیا کرتے ہیں۔ جب رکھوالا غافل ہو جائے تو گیدڑ کھیت اُجاڑ دیا کرتے ہیں۔ اگر یہ لوگ مرزائیوں سے ہر قسم کے تعلقات ختم کر دیں تو مرزائیت تڑپ تڑپ کر دم توڑ دے۔ اگر یہ مرزائیوں کا صرف بائیکاٹ کر دیں تو مرزائیت کا دماغ ٹھکانے آ جائے اور ان کی کثیر تعداد مسلمان ہو جائے۔ لکڑہارے نے جب درخت پر کلہاڑا مارا۔ تو درخت نے چلا کر کلہاڑے سے کہا "کیوں میرا بدن کاٹ رہا ہے؟" کلہاڑے نے جواب دیا "اگر لکڑی کا یہ دستہ جو میرے اندر فٹ ہے اور اس کا تعلق تیری جنس سے ہے میرا ساتھ نہ دے تو میں تجھے کبھی نہیں کاٹ سکتا۔ اگر درخواست کرنی ہے تو اپنے ہم جنس لکڑی کے دستے سے کر۔" یہ بدنصیب لوگ ہمارے معاشرے میں قادیانی سانپوں کو پالتے ہیں اور انہیں تحفظ دے کر اپنے نبی ﷺ سے غداری کرتے ہیں۔ چنگیز خان بھی کبھی خلافت عباسیہ کو تباہ نہ کر سکتا اگر وزیر اعظم ابن علقمی غداری نہ کرتا۔ فرنگی کبھی سلطان ٹیپو کو شکست نہ دے سکتا اگر میر جعفر غداری نہ کرتا۔ انگریز کبھی سراج الدولہ کو شکست نہ دے سکتا اگر میر صادق غداری کا ہولناک کردار ادا نہ کرتا۔ خلافت عثمانیہ کا کبھی سقوط نہ ہوتا اگر غداروں کی ایک ٹیم اپنا زہریلا اور گھناؤنا کردار ادا نہ کرتی اگر یحییٰ خان اور کلیدی عہدوں پر بیٹھے قادیانی غداری کا خطرناک کھیل نہ کھیلتے تو سقوط بنگال نہ ہوتا۔ جب ہم ان مرزائی نواز لوگوں سے بائیکاٹ کا کہتے ہیں تو وہ الٹے سیدھے دلائل دینا شروع کر دیتے ہیں اور بعض اوقات زچ ہو کر کھسیانی ہنسی ہنسنے لگتے ہیں لیکن اپنی ہٹ پر قائم رہتے ہیں۔ وہ پیارے نبی ﷺ کے دشمنوں کا بائیکاٹ تو نہیں کرتے لیکن اگر انہیں شوگر ہو جائے تو چینی کا بائیکاٹ کر دیتے ہیں۔ بلڈ پریشر ہو جائے تو نمک کا بائیکاٹ کر دیتے ہیں۔ اگر کولیسٹرول بڑھ جائے تو گھی سے ہاتھ کھینچ لیتے ہیں۔ اگر یورک ایسڈ بڑھ جائے تو گوشت کا بائیکاٹ کر دیتے ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ نکلا ہے کہ انہیں اپنی شوگر ناموسِ رسول ﷺ سے زیادہ پیاری ہے۔ انہیں اپنا بلڈ پریشر حرمت رسولؐ سے زیادہ محترم ہے۔ انہیں اپنا کولیسٹرول عقیدہ ختم نبوت سے زیادہ مقدم ہے۔ انہیں اپنا یورک ایسڈ اسلام سے زیادہ لاڈلا ہے۔ ہر وہ شخص جس نے نبی اکرم ﷺ کا کلمہ پڑھا ہے اور وہ مسلمان ہونے کا مدعی ہے۔ عقیدہ ختم نبوت اور ناموسِ رسالت کی حفاظت اس کا فرض ہے۔ آؤ ہم سب اپنا جائزہ لیں کہ ہم اس فرض کو کس حد تک ادا کر رہے ہیں؟

کتنا بدقسمت ہے وہ عالم۔ جو اپنے علم سے ختم نبوت کی حفاظت نہیں کرتا۔ کتنا

زیاں کار ہے وہ خطیب جو اپنی خطابت سے ختم نبوت کی پاسبانی نہیں کرتا۔ کتنا غافل ہے وہ ادیب جو اپنے قلم کے خنجر سے ختم نبوت کی نگہبانی نہیں کرتا۔ کتنا حرماں نصیب ہے وہ مالدار جو اپنا مال تحفظ ختم نبوت کے لیے خرچ نہیں کرتا۔ کتنا تیرہ بخت ہے وہ استاد جو اپنے شاگردوں کو تحفظ ختم نبوت کی تعلیم نہیں دیتا، کتنا بد بخت ہے وہ شاعر جو اپنے شاعری کے ہنر سے ختم نبوت کی حفاظت اور قادیانیوں کی مرمت نہیں کرتا اور کتنا بڑا مجرم ہے وہ حکمران جو اپنے اختیارات اور قوت وطاقت سے مرزائیوں کو ان کے منطقی انجام تک نہیں پہنچاتا۔

اے مسلمان! آج تیری زبان قادیانیوں سے میٹھی رسیلی باتیں کرتی ہے۔ آج تیرے قدم لپک لپک کر قادیانیوں کے گھر جاتے ہیں۔ آج تیرے ہاتھ بڑی گرم جوشی سے قادیانیوں سے مصافحہ کرتے ہیں۔ آج تیری آنکھیں قادیانی کو دیکھ کر مسکراتی ہیں۔ آج تو قادیانیوں کو اپنے گھر بلا بلا کر ان کی ضیافتیں کرتا ہے۔

لیکن یاد رکھ! کل قیامت کے دن تیرے یہ اعضاء اللہ کی عدالت میں تیرے خلاف گواہی دیں گے۔ اے اللہ! یہ شخص تیرے حبیب ﷺ کے دشمنوں کو دوست رکھتا تھا اور بار بار سمجھانے کے باوجود ان ملعونوں کی دوستی سے باز نہیں آتا تھا۔

اے مسلمان! ابھی مہلت زندگی باقی ہے۔ باز آجا۔ ورنہ روز قیامت، تیرا رونا کسی کام نہ آئے گا۔ آج اپنی زبان کی باگیں کھینچ لے۔ آج اپنے بڑھتے ہوئے ہاتھوں کو پیچھے کھینچ لے۔ اپنے پاؤں میں زنجیر ڈال لے۔ قادیانیوں سے اپنی آنکھوں کے زاویے بدل لے اور دنیا میں یہ اعلان کر دے کہ میں محمد عربی ﷺ کا غلام ہوں۔ میں مرزا قادیانی اور قادیانیوں پر لعنت بھیجتا ہوں۔ میرا ان کے ساتھ کوئی تعلق اور کوئی ناطہ نہیں۔

مسلمانو! خبردار...... خبردار...... دیکھو شام اپنے تاریک سائے دھیرے دھیرے دنیا پر پھیلا رہی ہے...... پنچھی ڈاروں کی صورت میں پرواز کرتے ہوئے اپنے گھونسلوں کی جانب لوٹ رہے ہیں...... ڈوبتے ہوئے سورج نے خوفناک زردیکیا کا روپ دھار لیا ہے...... بازار بند ہو رہے ہیں...... اور تم نے ابھی تک زاد راہ خریدا ہی نہیں...... عقلمند لوگ تو زادِ راہ کے بغیر سفر نہیں کیا کرتے...... قبر کا اتنا طویل سفر...... قبر کا اتنا ہولناک اور خوفناک سفر...... گھٹا ٹوپ اندھیرے...... سانپوں اور بچھوؤں کے اژدھام......!!!

لوگو! آؤ...... جلدی جلدی ان بند ہوتے بازاروں سے عشقِ رسولؐ کے چراغ خرید

پس...... تاکہ اندھیرے کا نور ہوں...... قبر میں طمانیت کا نور ہو...... اور عشق رسولؐ کے چراغ کی روشنی ہمیں منزل مراد تک پہنچائے......!!!

لحد میں عشق رخ شاہؐ کے داغ لے کر چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کر چلے

خادم تحریک تحفظ ختم نبوت

محمد طاہر عبدالرزاق

مجاہدین ختم نبوت کی باتیں

اور یہ سب کچھ اہتمام قدرت میں کیا گیا۔ قدرت نے آسمان کھڑا کیا۔ یہاں شامیانے تانے گئے، قدرت نے زمین پھیلائی، یہاں دریاں بچھائی گئیں، قدرت نے جگمگ کرتے ستاروں سے آسمان کو مزین کیا یہاں رنگ برنگ کے قمقمے روشن کیے گئے اور قدرت نے عرش بنایا، یہاں سٹیج سجایا گیا، یہ سب کچھ کس لیے ہے، کیا سٹیج درکار ہے شامیانے مطلوب ہیں، کیا فرش مقصود ہے، نہیں نہیں بلکہ کسی کی آمد مطلوب ہے۔ یہاں مولانا احمد علی لاہوریؒ اور حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی تشریف آوری مقصود ہے۔ قدرت نے یہ سب کچھ کس کے لیے کیا، یہ کائنات کس نے استوار کی کس کی آمد مطلوب تھی۔ کون ذات مقصود تھی۔ کیا سورج کی تابانی مقصود تھی، کیا دریا کی روانی مقصود تھی، کیا ستاروں کی شب افروزی کا رقص مقصود تھا۔ اور کیا ستاروں کی شب افروزی مطلوب تھی۔ نہیں نہیں مقصود تو کوئی اور ہی تھا۔ یہ اہتمام تو کسی اور ہی کے لیے تھا۔ یہ تیاری تو کسی دوسرے کے لیے ہی تھی۔ آدمؑ بھی مقصود نہ تھا۔ وہ تو ایک وسیلہ تھا۔ موسیٰؑ بھی مطلوب نہ تھا، عیسیٰؑ بھی منظور نہ تھا۔ جب کائنات ارض و سماء کی تخلیق ہوگئی اور زمین پھیل گئی اور آسمان چھا گیا۔ جب جلسہ قدرت پر رونق ہوگیا۔ تو آدمؑ سے کہا۔ آنے والے کی تو شان بیان کر، ابراہیمؑ سے کہا تحریک صدارت پیش کرو۔ موسیٰؑ سے

کہا۔ تائید تو کر اور عیسیٰ سے کہا۔ "اس" کی آمد کا اعلان کر دے۔ "و اذقال عیسیٰ ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول الله الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراۃ و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد" جلسہ مکمل ہو چکا تھا۔ اور مخلوق خدا جمع تھی ہر چیز اپنی جگہ موجود تھی۔ صرف کرسی صدارت خالی تھی۔ پھر مولا نے کہا۔ کملی والے اب تو مقصود ہے۔ اور وہ کرسی بھی پر ہو گئی۔ آخری پیغام جو خالق نے مخلوق کو دینا تھا دے دیا۔ اور کہا کہ میری بات پوری ہو گئی پیغام پورا ہو گیا قانون پورا ہو گیا دین مکمل ہو گیا۔ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا اور ہاں یہ صدر یہ مسود تھی نہ کہ اس کے وجود کی نمود۔ موجود تو وہ اس وقت بھی تھا جب خاک کے خمیر سے آدم کا ہیولا تیار ہو رہا تھا۔ "انا اوّل الانبیاء فی الخلق و آخرھم فی البعث

(خطاب: صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ صاحبؒ)

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا
نگاہ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسیں، وہی طٰہٰ

(مؤلف)

ہم کیوں برداشت کریں؟

اگر امریکہ میں ابراہیم لنکن کی توہین کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اگر روس میں لینن کی توہین کی اجازت نہیں دی جا سکتی اگر انگلستان میں شاہ جارج کی توہین کی اجازت نہیں دی جا سکتی تو پاکستان میں کملی والے کی توہین کی اجازت کیوں دی جا رہی ہے؟ دنیا کے کسی ملک میں کسی خطہ میں کوئی اپنے قائد، اپنے امام، اپنے مقتداء، اپنے رہنما کی تذلیل برداشت نہیں کر سکتا تو ہم محمد عربی ﷺ کی تذلیل ہوتے دیکھ کر کیوں کر برداشت کریں؟

(خطاب: صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ صاحبؒ)

مرزائیت دور ہوگی سنت صدیقؓ سے
یہ فتنہ آخر دور ہوگا قتل زندیق سے

(مؤلف)